گلوبل نیوز ٹی وی چینل کے نمائندہ کو انٹرویو

Global Newsٹی وی چینل کے نمائندے اور جرنلسٹ حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ اڑھائی بجے یہ انٹرویو شروع ہوا۔

❁......**گلوبل** نیوز **چینل** کے جرنلسٹ نے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کینیڈا دوبارہ آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے پہلا سوال کیا:** آپ کا کینیڈا کے لئے کیا پیغام ہے؟ اور آپ جسٹن ٹروڈو صاحب (وزیر اعظم) سے ملاقات کے دوران کیا سننا پسند کریں گے (آپ کی وزیر اعظم صاحب سے کیا توقعات ہیں؟)

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مشرقِ وسطیٰ کی خراب صورتحال کی وجہ سے دنیا کے حالات نہایت مخدوش ہیں۔ اور دنیا کے سب ممالک ان خراب حالات کی وجہ سے متأثر ہیں۔ اس لئے ان حالات میں کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے ہر فیصلہ ہمیں بہت احتیاط سے کرنا ہوگا، چاہے وہ فیصلہ وہاں پر ایکشن لینے کے متعلق ہو یا ان ممالک کے پناہ گزینوں کے متعلق ہو۔ ان دونوں کے متعلق ہمیں بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہئے۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کی: کیا احتیاط سے مراد کوئی قدم نہ اٹھانا ہے؟ کیا کینیڈا کو اس بارے میں کوئی بھی قدم نہیں اٹھانا چاہئے؟ یا پھر ہماری حکومت کا اس میں کیا کردار ہونا چاہئے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حکومت کو دیکھنا ہوگا کہ امن کے قیام کے لئے صحیح طریق کیا ہے جس کی وجہ سے حالات مزید خراب نہ ہوں۔ نہ ہی مقامی باشندوں کے لئے مشکلات پیدا ہوں اور نہ ہی اِن کے حقوق متأثر ہوں اور نہ ہی پناہ گزینوں کے لئے مشکلات ہوں اور نہ ہی ان کے حقوق متأثر ہوں۔ اصل چیز یہ ہے کہ عدل و انصاف کی شرائط پوری کی جائیں اور تمام فریقوں کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** کیا آپ اِن کینیڈین سامعین کو جو آپ کی جماعت سے واقف نہیں بتائیں گے کہ آپ کی جماعت کو مشرقِ وسطیٰ میں کیوں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صرف مشرقِ وسطیٰ میں ہی نہیں بلکہ تمام مسلمان ممالک میں جماعت کو مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

اس پر جرنلسٹ نے کہا: یہاں کینیڈا میں بھی؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسلمان ممالک میں ہماری پرسیکیوشن ہو رہی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں جس شخص نے بطور مصلح آنا تھا وہ مسیحِ موعود اور مہدی کے لقب کے ساتھ آچکا ہے، اور اُن کا نام مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہے۔ دوسرے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکتا۔ فرق صرف خاتم النبیین کی تشریح میں ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ اور نہ کوئی نئی شریعت والا نبی آسکتا ہے، ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ساتھ آپ کی تعلیمات کے ساتھ آپ کی اُمت میں سے نبی آسکتا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع رہ کر اور شریعتِ اسلام کا تابع ہو کر نبی آسکتا ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہی وہ شخص ہیں جن کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے پیشگوئی فرمائی تھی اور یہی وقت اِس پیشگوئی کے پورے ہونے کا ہے۔ پس اس وجہ سے دوسرے مسلمان فرقے ہمارے مخالف ہیں۔ لیکن ان سب مخالفتوں کے باوجود بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اصل بات کو سمجھتے ہیں اور اُن کو اِس بات کا شعور ہے اور وہ ہمارے دلائل کو مانتے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امام مہدی و مسیح کی آمد کے حوالہ سے بیان فرمودہ تمام نشانات جو پورے ہو چکے ہیں اُن کو دیکھ کر یہ لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ہر سال لاکھوں لوگ ان مسلمانوں میں سے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** آپ کے خیال میں کیا آپ کی جماعت اور عیسائیوں کے فرقہ اِیوَین جیلیکل (Evangelical) میں مشابہت ہے؟ اُن کی طرح آپ کی جماعت کے بھی مبلغین ہیں اور آپ لوگ بھی بیعتیں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُن کا اپنا مِشن ہے، مگر فرق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے آیا ہوں، اور اِس کے مطابق عیسائیت ایک محدود مذہب ہے۔ اور انجیل کا بھی یہ دعویٰ نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ تمام دنیا کے لئے آئے تھے۔ لیکن قرآنِ کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے بے شک عیسائی تمام دنیا میں یہی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے انہیں کچھ کامیابی بھی ہوتی ہو، لیکن یہ اُن کی تعلیمات کی روشنی میں یا بائبل کے مطابق اُن پر فرض نہیں ہے۔ لیکن ہماری تعلیمات اور قرآنِ کریم کی روشنی میں یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کہ:** ہم جو مغرب میں رہتے ہیں اور اسلامی دنیا سے ناواقف ہیں کس طرح بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کو سمجھ سکتے ہیں اور اِس کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو بعض مسلمان فرقوں میں آرہی ہے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے مسلمانوں کے کچھ فرقے کہہ کر بہت مناسب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میرے مطابق یا میری سمجھ کے مطابق انتہا پسندی کی بہت سی وجوہات ہیں، ہمیں وہ سب مدّ نظر رکھنی چاہئیں۔ ایک وجہ تو 2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد دیکھ سکتے ہیں کہ دنیا بھر میں بدامنی پیدا ہوئی اور اس تمام بدامنی کا آغاز عرب دنیا سے ہوا جس کو ''عرب سپرنگ'' کہا گیا۔ اور اس کے بعد کچھ مسلمان ممالک میں لوگوں کو آزادی دینے کے نام پر بہت سے گروہوں نے جنم لیا۔ جنہوں نے یہ نعرہ بلند کیا کہ تمہاری حکومتیں اور لیڈر تمہارے حقوق غصب کر رہے ہیں اور تمہیں انصاف نہیں دیا جا رہا۔

پس اقتصادی بحران اور لیڈروں کی ناانصافی کے ساتھ اور دوسری بہت سی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے ان انتہا پسند گروپس نے اپنے ذاتی مفاد کے لئے مسلمان نوجوانوں کو دہشتگرد بنایا اور جن لوگوں کے اپنے مفادات تھے انہوں نے نوجوانوں کو ریڈی کلائز (Radicalize) کیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے کینیڈا کا علم تو نہیں لیکن 2008ء کے بعد یو کے میں تقریباً 3 ملین لوگ بے روزگار تھے۔ چند سال بعد وہاں پر کچھ بہتری ہوئی اور جو لوگ اپنے پیشے میں تجربہ کار تھے ان کو نوکریاں مل گئیں۔ لیکن ابھی بھی 1.7 یا 1.8 ملین لوگ بے روزگار ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا سب سے زیادہ نقصان نوجوان طبقہ کو ہوا ہے اور یہ بھی انتہا پسندی کی طرف لے جانے والی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ یہ نوجوان انتہا پسند بنائے جا رہے ہیں اور ISIS یا اس جیسے دوسرے گروہوں میں شامل ہو رہے ہیں، اور ان کو بڑی بڑی رقوم 6 یا 7 ہزار ڈالر ماہوار بطور تنخواہ دی جاتی ہے یا اِس سے کچھ کم۔ لیکن یہ رقم اُس سے بہتر ہے جو یہ اپنے اپنے ملکوں میں کما سکتے تھے۔ اسی وجہ سے بھی یہ نوجوان ان گروپس کے ساتھ مل رہے ہیں۔

جرنلسٹ نے عرض کی: بے روزگاروں کے مالی فائدہ کے علاوہ، چند لوگ ایسے بھی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام میں ایسی تعلیم ہے جس کو جہاد کہتے ہیں۔ کیا اس وجہ سے یہ انتہا پسندی کا مسئلہ بڑھ رہا ہے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ سارا معاملہ 2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد شروع ہوا اور اس کے بعد جیسے کہ میں پہلے بتا چکا ہوں اسلامی ممالک کی بعض حکومتوں نے انصاف کا کردار ادا نہیں کیا۔ اس ناانصافی کے سبب بعض لوگوں کو بھڑکایا گیا کہ تمہارے حقوق تلف ہو رہے ہیں اور اصل میں بعض گروہوں نے کوشش کی کہ جو لوگ پہلے سے ہی غم و غصہ میں تھے ان کو انتہا پسند بنایا۔ اور یہ کام نہ صرف ان کے اپنے ممالک میں کیا بلکہ مغرب اور یورپ میں بھی اسے عملی جامہ پہنایا۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ ان کے غم و غصہ اور بے چینی، مایوسی کی وجہ سے وہ جہاد کرنا چاہتے ہیں۔ اِن تمام امور کی تحریری شہادت موجود ہے۔ ایک فرانسیسی رپورٹر نے بیان کیا ہے کہ میں نے کچھ انتہا پسند لوگوں سے یا ان لوگوں سے جو آئِسس (ISIS) کے لئے لڑ رہے تھے یا کام کر رہے تھے پوچھا کہ جو سلوک تم لوگوں کے ساتھ کر رہے ہو یا جس سفّاکی کا مظاہرہ کر رہے ہو یہ قرآن کی تعلیم کے خلاف ہے۔ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ تم اس طرح کا وحشیانہ سلوک روا رکھو۔ ان میں سے اکثر نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ قرآن میں کیا لکھا ہے یا شریعت کیا کہتی ہے۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ ہمارے بالا افسروں نے کیا حکم دیا کہ لوگوں کا سر قلم کرو اور اس طرح کے دیگر وحشیانہ فعل کرو۔ پھر اس فرانسیسی رپورٹر نے یہ بھی کہا کہ ان میں سے اکثریت اسلام کی تعلیم سے ناواقف ہے۔ وہ انتہائی مشتعل لوگ ہیں۔ ان کے افسر اور دیگر گروہ یا جو باغی گروہ ہیں وہ سب اپنے اپنے مقاصد کے حصول میں لگے ہوئے ہیں۔ اپنے مفاد کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض کو پوچھا گیا کہ خودکش حملہ اسلام میں جائز نہیں۔ اگر ایک چیز جائز نہیں ہے تو تم اس پر عمل کیسے کر سکتے ہو۔ وہ جواباً کہتے ہیں ٹھیک ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے۔ لیکن ہمیں اپنے بالا افسروں کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ ایسے تھے جن کے پاس اسلام کا بہت ہی تھوڑا علم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمیں معلوم ہے کہ یہ جائز نہیں لیکن اگر کوئی اس پر عمل کرے گا تو ہم اسے نہیں روکیں گے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم یہ نہیں کریں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا: تو اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس بارہ میں وہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ صاف صاف اور واضح طور پر نہیں کہہ سکتے کہ ایک اور ایک دو ہیں۔ یہ تو سارا معاملہ ہی الجھا ہوا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا مغرب بھی اس معاملے کو ہوا دے رہا ہے۔ کیونکہ ان کو اسلحہ اور ہتھیار خریدنے کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔

جرنلسٹ نے **عرض کی:** کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ مغرب انتہا پسند مسلمانوں کو ہتھیار خریدنے میں مدد دیتا ہے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کئی بڑی حکومتیں ایسا کرتی ہیں۔ کئی حکومتیں باغی گروہوں کی مدد کر رہی ہیں۔ آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ آئسس (ISI) اب تک کیسے قائم ہے؟ وہ کروڑوں ڈالرز اپنا تیل بیچ کر کما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی بینکوں کے ذریعہ ٹرانزیکشنز (Transactions) ہو رہی ہیں۔ اگر تم روس اور ایران پر پابندیاں لگاتے ہو جو مستحکم ممالک ہیں اور ان کی تو اقتصادی حالت بھی متاثر ہوئی ہے۔ پھر کیوں بڑی حکومتیں ان گروہوں پر پابندی لگا کر اس مسئلہ کو حل نہیں کرتیں۔

......**جرنلسٹ نے عرض کی:** میں جانتا ہوں کہ آپ بہت مصروف انسان ہیں۔ تو میں آخری سوال کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ جو ایک مشکل سوال ہے۔ اگر آپ مختصر طور پر بتا دیں کہ کینیڈین باشندوں کو اسلام کے بارہ میں کیا سمجھنے کی ضرورت ہے، جو کہ ہم نہیں سمجھتے، جس سے اس مسئلے کا حل نکلے اور فساد کم ہو؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دیکھیں آپ بہت سارے طریقوں سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اِس مسئلے کو حل کرنے کے لئے حکومتیں کافی تجاویز پیش کرتی ہیں اور قانون بھی بن رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بڑی حکومتیں بھی سنجیدہ ہو رہی ہیں۔ اور واقعتاً سنجیدہ ہو رہی ہیں اس لئے انہوں نے آئسس (ISIS) پر پابندیاں لگائی ہیں یا لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ وہ ایسا اس لئے کر رہے ہیں تا کہ اس گروہ کو ختم کر دیں اور اب یہ اتنا تیز کام نہیں کر رہے جیسے کہ پہلے کر رہے تھے۔

پھر، آپ کا سوال یہ ہے کہ اسلام اس مسئلے کو کیسے حل کر سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے اپنی تمام دنیاوی کوششیں اس معاملہ میں کر لی ہیں۔ اب، صرف جو چیز آپ نے نہیں کی، وہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کے ساتھ اس معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ وہ تعلیم جو سچے مسلمانوں کے عملی نمونوں میں دکھائی دیتی ہے۔ ہم احمدی سچے مسلمان ہیں۔ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کامل اور صحیح معنوں میں عدل ہو اور کوئی حکومت اپنے ذاتی مفاد کو نہ دیکھے، خاص طور پر چند عرب ممالک ہیں یا چند ایسے ممالک جن کے پاس بے شمار قدرتی وسائل ہیں اگر وہ صحیح معنوں میں عدل و انصاف کو مدنظر رکھیں تو پھر یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کیا آپ کو علم ہے کہ اربوں ڈالرز کا اسلحہ، ہتھیار سعودی عرب کو فروخت کیا جا رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کس لئے ہے۔ یمن کے خلاف جنگ کرنے کے لئے ہے؟ مگر حکومتیں یہ کہتی ہیں کہ ہم دوسری حکومتوں کے ساتھ منصفانہ تجارت کر رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ یہ معصوم لوگوں کو مارنے یا معصوم ملک پر حملہ کرنے یا جہاں مرضی استعمال کیا جا رہا ہے۔ پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ کامل انصاف نہیں ہے۔ جب کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ کامل عدل ہونا چاہئے، بے شک آپ کو اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے قریبی عزیزوں کے خلاف گواہی دینی پڑے۔ اگر اس تعلیم پر عمل کیا جائے تو پھر یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر کوئی دنیاوی قانون اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتا۔